احترام القبور

مصنف

فیض ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

عطاری پبلشرز (مدینۃ المرشد) کراچی

پیش لفظ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

امابعد! وہابی تحریک پر جب سے حرمین طیبین کے قبے جات گرائے گئے عوام کے اذہان سے قبور کی عزت و احترام کا خیال اترنے لگا ہے حالانکہ شرع مطہر نے انبیاء و اولیاء کے مزارات کے علاوہ عوام قبر کے قبور کے احترام و اکرام کیلئے بھی زور دیا ہے احادیثِ مبارکہ میں ان کے اعزاز میں کمی کرنے والے کیلئے وعیدیں سنائی ہیں۔ فقیر اس رسالہ میں عام قبور کے اعزاز و اکرام کیلئے چند سطور لکھ کر اس کا نام بھی احترام قبور رکھتا ہے۔

وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی حبیبہ الکریم

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

۳۰ صفر ۱۴۱۰ھ بہاول پور۔ پاکستان

قبرستان کا اعزاز واکرام اوراس کے مسائل مساجد جیسے ہیں یہاں تک کہ وقف کے قوانین وضوابط ان کیلئے یوں ہی جاری ہیں جیسے مساجد کے۔ چنانچہ فقہاء کرام لکھتے ہیں کہ (ترجمہ) وقف جو اس کی ہیئت کذات سے تبدیل نہیں کرنا چاہئے نہ اس کی دار کو باغ سے تبدیل کیا جائے اور نہ مہمان خانہ کو حمام اور نہ رباط کو دوکان بنایا جائے ہاں اگر وقف کنندہ کی عام اجازت ہو کہ جیسے مصلحت ہو میں کہتا ہوں کہ جب وقف میں تبدیل ہیئت ناجائز ہے تو اصل کو بدلنا کیسے جائز ہوسکتا ہے۔ (الفتاویٰ الہندیہ)

نکتہ...... قبرستان کے اعزاز کا یہ مقام ہے کہ سو سال تک وہاں قبور کا نشان نہیں ملتا لیکن قبرستان کے نام سے زمین وقف ہے تب بھی اس زمین میں تصرف جائز نہیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ جب قبرستان کے نام زمین وقف ہو جائے اور اس میں ہنوز کسی ایک مردہ کو بھی دفن نہ کیا جائے تب بھی اس پر قبرستان کے احکام جاری ہوں گے۔ (رد المحتار، شامی)

انتباہ...... مذکورہ بالا بیان اس جگہ کیلئے جہاں ابھی قبر بنی نہیں تو جب قبر مومن موجود ہو تو اس کیلئے شرع مطہر میں مزاراتِ اولیاء تو مزاراتِ عالیہ عام قبور مسلمین مستحق تکریم وممتنع التوہین۔ یہاں تک کہ علماء فرماتے ہیں، قبر پر پاؤں رکھنا گناہ ہے کہ سقفِ قبر بھی حق میت ہے۔ قنیہ میں امام علائے ترجمانی سے ہے، قبور کو روندنے سے گنہگار ہوگا اس لئے قبر کی چھت میت کا حق ہے۔

حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کی نعلین پاک کی خاک اگر مسلمان کی قبر پر پڑ جائے تو تمام قبر جنت کے مشک وعنبر سے مہک اُٹھے، اگر مسلمان کے سینے اور منہ اور سر اور آنکھوں پر اپنا قدم اکرم رکھیں اُس کی لذت ونعمت وراحت برکت میں ابدالآباد تک سرشار وسرفراز رہے وہ فرماتے ہیں:

لان امشی علیٰ جمرۃ او سیف احب الی من ان امشی علیٰ قبر مسلم

بیشک چنگاری یا تلوار پر چلنا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں۔ (رواہ ابن ماجہ بسند عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ)

غور کیجئے کہ حبیبِ کبریا، شہ ہر دوسرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبر کے احترام میں کیسی پیاری بات ارشاد فرمائی ہے کہ تلوار اور چنگاری پر چلنا منظور ہے لیکن کسی مسلمان کی قبر کی توہین وبے ادبی منظور نہیں ہے لیکن افسوس کہ وہابی، دیوبندی اس فکر میں ہیں کہ کسی طرح نہ صرف مسلمانوں کی قبریں بلکہ اولیائے کرام کے مزارات ڈھادیئے جائیں پھر ان پر مکانات بنادیئے جائیں اور ان پر لوگ کھلے بندوں چلیں پھریں اور ان پر قضائے حاجت کریں، بھنگی اپنے ٹوکرے لے کر چلیں۔ ﴿ انا للہ وانا الیہ راجعون ﴾

وھابی مذھب

لوگوں کو وہابیوں کے اصل مذہب کی طرف خیال نہیں جارہا ہے انکی نگاہ میں قبور مسلمین بلکہ خاص مزاراتِ اولیائے کرام علیہم الرضوان ہی کی کچھ قدر نہیں بلکہ حتی الواسع اُن کی توہین چاہتے ہیں اور جس حیلے سے قابو چلے' انہیں نیست و نابود و پامال کرانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ ان کے نزدیک انسان مرا اور پتھر ہوا۔ جیسے وہ خود اپنی حیات میں ہیں۔

اسلامی عقیدہ

وہابیوں کے مقتداء ابن القیم نے کتاب الروح' صفحہ ۴۳ میں لکھا کہ ان الموت لیس بعدم محض و انما ھو انتقال من حال الی حال بیشک موت عدم محض (مٹ جانا) نہیں بلکہ ایک حال سے دوسرے میں منتقل ہونا ہے اور یہ بھی اسی ابن القیم نے بڑے مضبوط اور زوردار دلائل سے ثابت کیا ہے کہ روح جسم سے خارج ہو کر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ وہ زندہ اور باقی ہے تفصیل کیلئے ابن القیم کی کتاب الروح اور فقیر کا رسالہ 'روح نہیں مرتی' کا مطالعہ کیجئے۔ اور یہ بھی اسلامی عقیدہ ہے کہ عالم برزخ (قبر) میں اگرچہ عوام کی روح جسم سے جدا ہو جاتی لیکن یہ جدائی کُلیۃً نہیں بلکہ روح کا تعلق جسم کے ساتھ کسی نہ کسی طریقہ سے باقی رہتا ہے۔ اسے ابن القیم نے کتاب الروح میں اور امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح الصدور میں تفصیل سے لکھا ہے۔

حالات اھل قبور

حضرات انبیاء علیٰ نبینا و علیھم الصلوٰۃ والسلام کی ارواح تو ان کے اجسام مبارکہ میں لوٹادی جاتی ہیں ان کے علاوہ اولیائے شہداء اور عوام کی ارواح اجسام سے باہر ہوتی ہیں لیکن حسبِ مراتب ارواح کا اجسام سے قوی رابطہ ہوتا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان المیت اذا وضع فی قبرہ انہ یسمع خفق نعالھم حین یولون عنہ (طبرانی وبیہقی)

ابن ابی شیبہ، طبرانی، ابوحیان، حاکم اور بیہقی (جیسے جلیل القدر محدثین) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ جب میت کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ اسے دفن کر کے واپس لوٹنے والوں کی جوتیوں کی آواز سنتی ہے۔

☆ حضرت اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی کی قبر کی زیارت کیلئے جاتا ہے اور اس کے پاس بیٹھتا ہے تو صاحبِ مزار کو اس سے بڑی راحت ہوتی ہے اور وہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے جاننے والے کی قبر پر آتا ہے اور اسے سلام کہتا ہے تو صاحبِ مزار اس کے سلام کا جواب دیتا ہے اور اسے پہچانتا بھی ہے اور اگر کسی ایسے شخص کے مزار پر آتا ہے جس سے جان پہچان نہیں تھی اور اسے سلام کہتا ہے تو قبر والا اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔

منکرین کے امام ابن القیم کا بیان

ابن القیم سماع موتٰی منکرین کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا دست راست ہے وہ سماع موتٰی پر اجماع بتاتا ہے اور لکھتا ہے کہ سماع موتٰی متواتر آثار سے ثابت ہے۔ چنانچہ کتاب الروح میں لکھا ہے کہ والسلف مجمعون علیٰ هذا وقد تواترت الآثار عنهم بان الميت يعرف زيارة الحى له ويستبشر به یعنی سلف صالحین کا سماع موتٰی پر اجماع اور اتفاق ہے ان سے درجہ تواتر تک ایسی روایات مروی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ میت کی زیارت کیلئے جب کوئی شخص آتا ہے تو میت کو اس کی آمد کا علم بھی ہوتا ہے اور اس سے اسے بڑا سرور حاصل ہوتا ہے۔

دیوبند کے شیخ عثمانی نے فتح الملہم شرح صحیح مسلم میں اس مسئلہ سماع موتٰی پر متعدد احادیث اور اقوال علماء سے ثابت کیا۔

مزید اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی کتاب **'حیٰوۃِ اموات'** اور فقیر کے رسالہ **'سماعِ موتٰی'** کا مطالعہ کیجئے۔

ملاقات اهل قبور

دلائل و براہین سے یہ اسلامی عقیدہ واضح ہے کہ مرنے کے بعد ارواح زندہ ہیں اور ان کیلئے اجازت ہے جہاں چاہیں جائیں۔

☆ ابن ابی الدنیا و امام بیہقی حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضرت سلمان فارسی و عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما باہم ملے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کرو تو مجھے خبر دینا کہ وہاں کیا پیش آیا۔ کہا کیا زندے اور مردے بھی ملتے ہیں؟ کہا نعم اما المؤمنون فان ارواحهم فى الجنة وهى تذهب حيث شاء ت بیشک مسلمانوں کی روحیں تو جنت میں ہوتی ہیں انہیں اختیار ہوتا ہے جہاں چاہیں جائیں۔

☆ ابن ابی الدنیا و ابن مندہ سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال ان ارواح المؤمنين فى برزخ من الارض تذهب حيث شاء ت و نفس الكافر فى سجين بیشک مسلمانوں کی روحیں زمین کے برزخ میں ہیں جہاں چاہیں جاتی ہیں اور کافر کی روح سجین میں مقید ہے۔

☆ ابن ابی الدنیا امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے راوی قال بلغنى ان ارواح المؤمنين مرسلة تذهب حيث شاء ت مجھے حدیث پہنچی ہے کہ مسلمانوں کی روحیں آزاد ہیں جہاں چاہیں جاتی ہیں۔

اقوال علمائے کرام

☆ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ شرح الصدور میں فرماتے ہیں: رجع ابن عبد البران ارواح الشهداء فی الجنة و ارواح غیرهم علی افنیة اقبور فتسرح حیث شاء ت امام ابوعمر ابن عبدالبر نے فرمایا، راجح یہ ہے کہ شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں اور مسلمانوں کی میدان قبور پر جہاں چاہیں آتی جاتی ہیں۔

☆ علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں: ان الروح اذا اغنلعت من هذا الهیكل وانفكت من القبور بالموت تجول الی حیث شاء ت بیشک جب روح اس قالب سے جدا اور موت کے باعث قیدوں سے رہا ہوتی ہے جہاں چاہتی ہے گشت کرتی ہے۔

☆ قاضی ثناء اللہ (پانی پتی) بھی تذکرۃ الموتیٰ میں لکھتے ہیں: ارواح ایشاں (یعنی اولیاء کرام قدست اسرارہم) از زمین و آسمان و بہشت ہر جا کر خواہند میروند۔

☆ خزانۃ الروایات میں ہے: عن بعض العلماء المحققین ان الارواح تتخلص لیة الجمعة و تنشرو افجاء والیٰ مقابرهم ثم جاء وافی بیوتهم بعض علماء محققین سے مروی ہے کہ روحیں شبِ جمعہ چھٹی پاتی اور پھیلتی ہیں پہلے اپنی قبروں پر آتی ہیں پھر اپنے گھروں میں۔

☆ دستور القضاۃ مستند صاحب مائۃ مسائل میں فتاویٰ امام نسفی سے ہے: ان ارواح المؤمنین یاتون فی كل لیلة الجمعة و یوم الجمعة فیقومون بفناء بیوتهم ثم ینادی كل واحد منهم بصوت حزین یا اهلی ویا اولادی ویا اقربائی اعطفوا علینا بلا صدقة و اذكرونا ولا تنسونا وارحمونا فی غربتنا الخ بیشک مسلمانوں کی روحیں ہر روز شبِ جمعہ اپنے گھر آتی اور دروازے کے پاس کھڑے ہو کر دردناک آواز سے پکارتی ہیں کہ اے میرے گھر والو! اے میرے بچو! اے میرے عزیزو! ہم پر صدقہ سے مہر کرو ہمیں یاد کرو بھول نہ جاؤ ہماری غریبی میں ہم پر ترس کھاؤ۔

خزانۃ الروایات میں ہے: عن ابن عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما اذ كان یوم عید او یوم جمعة او یوم عاشورا و لیلة النصف من اشعبان تاتی ارواح الا موات و یقومون علی ابواب بیوتهم فیقولون هل من احد یذكر ناهل من احد یترحم علینا هل من احد یذكر غربتنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جب عید یا جمعہ یا عاشورے کا دن یا شبِ برأت ہوتی ہے اموات کی روحیں آ کر اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑی ہوتی اور کہتی ہیں، ہے کوئی کہ ہمیں یاد کرے ہے کوئی کہ ہم پر ترس کھائے ہے کوئی کہ ہماری غربت کی یاد دلائے۔

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کا علمی کمال

آپ نے فرمایا کہ یہ مسئلہ کہ نہ عقائد کا ہے نہ فقہ کے حلال وحرام کا۔ایسی جگہ دوایک سندیں بھی بس ہوتی ہیں نہ کہ اسقدر کثیر ووافر۔ امام جلال الملۃ والدین سیوطی مناہل الصفاء فی تخریج احادیث الشفاء زیر رثائے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لم اجده فی شیئی من کتب الاشرلکن صاحب اقتباس الانوار وابن الحاج فی مدخله ذکراه فی ضمن حدیث طویل و کفی بذالك سنداً المثله فانه لیس مما یتعلق بالاحکام یعنی میں نے یہ حدیث طویل میں بے سند ذکر کیا ایسی حدیث کو اتنی ہی سند کافی ہے کہ وہ کچھ احکام سے متعلق نہیں، باقی رہا ضلال حال کے شیخ الضلال گنگوہی کا براہین قاطعہ میں زعم باطل کہ ارواح کا اپنے گھر آنا یہ مسئلہ عقائد کا ہے اس میں مشہور ومتواتر صحاح کی حاجت ہے قطعیات کا اعتبار ہے نہ ظنیات صحاح کا یعنی اگر صحیح بخاری وصحیح مسلم کی بھی صحیح وصریح حدیثوں میں ہو کہ روحیں آتی ہیں تو وہ حدیثیں بھی ان کے دھرم میں مردود ہوں گی کہ ان روایات میں عمل نہیں بلکہ علم ہے اور تسلیم بھی کر لئے تو فقط عمل ہے نہ فضل عمل۔ براہین قاطعہ لما امر اللہ بہ ان یوصل میں چار ورق سے زائد پر ہی اعجوبہ اضحوکہ طرح طرح کے مزخرفات سے آلودہ اندودہ کیا ہے سخت جہالت فاحشہ ہے۔ (ایتان ارواح ،ص ۳۰) اس کے بعد چند علمی قواعد واصول تحریر فرمائے جو قابل مطالعہ ہیں جنہیں سمجھنے کے بعد بے شمار اختلافی مسائل خود بخود حل ہوجاتے ہیں۔ جیسے اسی مسئلہ کا حل ہے کہ اہل قبور کے متعلق ہوا کہ اس مسئلہ کو مخالفین عقائد کے باب میں لیجا کر نصوص قطعیہ کا مطالبہ کرتے ہیں جو ان کی جہالت کی دلیل ہے ورنہ ایسے امور میں ثقہ اور معتبر علماء وفقہاء کی نقل کافی ہوتی ہے۔جیسا کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی تحقیق سے معلوم ہوا۔

اسی لئے اولیائے کرام کو بیداری میں اور بعض عوام کو خواب میں اہل اموات کی ارواح کی ملاقات ہوتی رہتی ہے۔اس کی تفصیل فقیر نے اپنے رسالہ 'زندوں سے ارواح کی ملاقاتیں' میں عرض کر دیا ہے، چند واقعات بطورِ نمونہ حاضر ہیں۔

احادیثِ مبارکہ و حکایات

☆ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور باقاعدہ نماز بھی پڑھتے ہیں۔ (بیہقی۔ابویعلیٰ)

☆ مسلم نے انس سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معراج کی شب میں موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ یہ حدیث صحابہ سے کثرت سے روایت ہے۔ تفصیل دیکھئے رسالہ عربی امام بیہقی در بارہ حیٰوۃ الانبیاء مع شرح عربی اویسی غفرلہٗ۔

حضرت ثابت بنانی کا قبر میں نماز پڑھنا

ابونعیم نے یوسف سے انہوں نے عطیہ سے روایت کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ثابت کو حُمید طویل سے کہتے ہوئے سنا کہ انبیاء کے علاوہ دیگر لوگ بھی اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پھر ثابت نے دعا مانگی کہ اے اللہ! اگر تو کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت دے تو ثابت کو ضرور دینا۔ جبیر کہتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے ثابت بنانی کو قبر میں اُتارا میرے ساتھ حمید بھی تھے۔ جب ہم اینٹیں رکھ چکے تو اچانک ایک اینٹ گر پڑی اور میں نے ثابت کو دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ خدا تعالیٰ نے ان کی دعا کو ردّ نہ فرمایا۔ کیونکہ انہوں نے زندگی میں قبر میں نماز پڑھنے کی دعا مانگی تھی۔ (شرح الصدور)

حکایت...... ابن جریر نے تہذیبُ الآثر میں اور ابونعیم نے ابراہیم بن صمہ مہلبی سے روایت کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے صبح کے وقت قلعہ کے قریب سے گزرنے والوں نے بتایا کہ جب ہم ثابت بنانی کی قبر کے پاس سے گزرتے ہیں تو قرآن پڑھنے کی آواز آتی ہے۔

حکایت...... ابن مندہ نے اپنی سند سے بیان کیا کہ ابوحماد جو ایک متقی گورکن تھے اس نے بتایا کہ جمعہ کے روز دوپہر کو میں قبرستان میں گیا تو جس قبر سے گزرا قرآن پڑھنے کی آواز سنی۔ اس حکایت اور ثابت بنانی کا قبر میں قرآن پڑھنے کا ثبوت صحیح حدیث میں ہے۔

ترمذی اور بیہقی نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا کہ ایک صحابی نے کسی قبر پر اپنا خیمہ لگالیا اور ان کو پتا نہ تھا کہ یہ قبر ہے تو انہوں نے سنا کہ اندر کوئی شخص سورۂ ملک پڑھ رہا ہے۔ جب وہ پوری سورۂ ملک پڑھ چکا تو ان صحابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ عذاب سے نجات دِلانے والی اور عذاب کو روکنے والی ہے۔

فائدہ...... اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے اس امر پر مہر تصدیق ثبت فرمادی کہ مردہ قبر میں قرآن پڑھتا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس صحابی کی تردید نہ فرمائی۔

مزید تائید...... امام کمال الدین بن زملکانی نے فرمایا کہ یہ حدیث اس سلسلہ میں کہ میت قبر میں قرآن کی تلاوت کرتی ہے اور اس روایت میں بعض اولیاء کا قبروں میں تلاوتِ قرآن کرنا اور نماز پڑھنا ثابت ہے تو جب اولیاء اللہ کا یہ حال ہے تو انبیاء کا کیا مقام ہوگا۔ (شرح الصدور سیوطی)

حکایت......حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالحسن بن براء نے فرمایا کہ ابراہیم گورکن نے کہا مجھے قبر کھودتے وقت ایک اینٹ ملی، جب میں نے اسے سونگھا تو اس میں مشک کی خوشبو آرہی تھی۔ میں نے قبر کے اندر دیکھا تو ایک بوڑھا بیٹھا ہوا قرآن پڑھ رہا تھا۔ (شرح الصدور)

حکایت......ابن رجب نے اپنی سند سے بیان کیا کہ ابوالحسن سامری جو ایک متقی آدمی تھے اور سامرہ کے خطیب تھے۔ انہوں نے سامرہ کے قبرستان میں ایک قبر دکھاتے ہوئے کہا کہ ہم یہاں سے مسلسل سورۂ تبارک یعنی الملک پڑھنے کی آواز سنتے تھے۔

حکایت......حافظ ابوبکر خطیب نے اپنی سند سے روایت کیا کہ عیسیٰ بن محمد نے کہا میں نے ایک روز ابوبکر بن مجاہد کو خواب میں دیکھا کہ وہ پڑھ رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ تو مردہ ہیں کیسے پڑھ رہے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ میں ہر نماز کے بعد اور ختم قرآن کے بعد دعا کرتا تھا کہ الٰہی! تو مجھے قبر میں تلاوتِ قرآن کی توفیق عطا فرمانا، اس لئے میں پڑھتا ہوں۔

فائدہ......خلال نے کتابُ السنہ میں اپنی سند سے حضرت ابن عباس کا قول نقل کیا، وہ فرماتے ہیں کہ مومن کی قبر میں ایک مصحف دیا جاتا ہے جس میں دیکھ کر وہ پڑھتا ہے۔

حکایت......حافظ ابوالعلاء ہمدانی کو ان کی وفات کے بعد کسی نے ایک ایسے شہر میں دیکھا کہ جس کے درودیوار سب کتابوں کے بنے ہوئے ہیں تو ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو کہنے لگے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ جس طرح میں دنیا میں علم میں مصروف ہوں اسی طرح آخرت میں بھی مصروف رکھنا۔ تو اب یہ مصروفیت یہاں بھی مجھ کو مل گئی ہے۔

حکایت بروایت حدیث

حضرت طلحہ بن عبیداللہ نے فرمایا کہ میرا کچھ مال جنگل میں تھا چنانچہ میں وہاں گیا تو میں نے بےنظیر تلاوتِ کلام پاک کی آواز سنی۔ میں نے یہ واقعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا۔تو آپ نے فرمایا کہ یہ عبداللہ کی آواز تھی۔کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی روحیں قبض فرما کر یاقوت وزبرجد کی قندیلوں میں لیکر جنت کے بیچ میں لٹکا دی ہیں۔جب رات ہوتی ہے تو ان کی روحیں واپس کردی جاتی ہیں اور پھر صبح کو ان کو ان کے مقام پر واپس کردیا جاتا ہے۔ (شرح الصدور)

حکایت صحابی بتصدیق نبی عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حدیث شریف میں ہے جسے نسائی، حاکم اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو گیا تو اپنے آپ کو جنت میں پایا، تو میں نے ایک قاری کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہیں۔تو حضرت علیہ السلام نے تین مرتبہ فرمایا کذلك البر اور اپنی ماں کے پیٹ ہی میں فرماں بردار تھے۔

ایضاً......بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا، ایک مرتبہ میں نے خواب میں خود کو جنت میں دیکھا۔میں جنت ہی میں تھا کہ میں نے قرآن پڑھنے کی آواز سنی۔پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہیں اور اطاعتِ الٰہی بجالانے والوں کو ایسی ہی جزا دی جاتی ہے۔

قبر میں تدریس و تعلیم

ابن ابی الدنیا نے یزید رقاشی سے روایت کیا، وہ فرماتے ہیں کہ جب مومن انتقال کرجاتا ہے اور قرآن کا کچھ حصہ پڑھنے سے باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتے اس پر مقرر فرمادیتا ہے کہ وہ قیامت تک قرآن یاد کرائیں تاکہ وہ قیامت کے دن مع اپنے اہل و عیال کے اُٹھے۔

حکایت......ابن مندہ نے عاصم سقطی سے روایت کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بلخ میں ایک قبر کھودی تو اس میں ایک سوراخ تھا اس میں سے جب دیکھا تو ایک شیخ جو سبزہ سے ڈھکا ہوا تھا تلاوتِ قرآن میں مصروف تھا۔

حکایت......ابن مندہ نے ابو النضر نیشاپوری سے روایت کیا، یہ ایک متقی گورکن تھے۔ میں نے ایک قبر کھودی لیکن اس میں دوسری قبر کی طرف راستہ نکل آیا تو میں نے دیکھا کہ حسین وجمیل عمدہ کپڑے اور بہترین خوشبو والا جوان اس میں پالتی مارے بیٹھا ہے اور قرآن پڑھ رہا ہے۔نوجوان نے میری طرف دیکھ کر کہا کہ کیا قیامت ہوگئی؟ میں نے کہا کہ نہیں، تو اس نے کہا کہ جہاں سے مٹی ہٹائی تھی وہیں رکھ دو۔تو میں نے مٹی وہیں رکھ دی۔

قبروں میں مُردوں کا اعزاز و اکرام

حدیث شریف میں ہے حارث بن اسامہ نے اپنی سند سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مُردوں کو اچھا کفن دو کیونکہ وہ قبروں میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں۔ علماء نے فرمایا کہ اچھے کفن سے مراد یہ ہے کہ وہ صاف وستھرا ہو، قیمتی نہ ہو۔

سوال...... حدیث شریف میں زائد قیمتی کفن کی ممانعت فرمائی ہے۔ خطیب ترمذی، ابن ماجہ وغیرہم نے بھی اس قسم کی روایات بیان کیں چنانچہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کفن تو پیپ وغیرہ کیلئے ہے۔

جواب...... امام بیہقی نے فرمایا کہ ہماری نظر میں تو ایسا ہی ہے لیکن اللہ اس کو جیسا چاہے گا اپنے علم کے مطابق فرمادے گا۔ جیسے شہداء کا معاملہ ہے کہ ہماری نگاہِ ظاہر بین میں وہ کچھ ہی کیوں نہ ہوں مگر علمِ الٰہی میں وہ اسطرح ہیں جیسے کہ اللہ نے ان کے متعلق خبر دی اور اگر ان کا باطنی حال ہم پر منکشف ہو جاتا تو ایمان بالغیب ہی ختم ہو جاتا۔

عجیب و غریب کہانی

امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایک شخص کی بیوی فوت ہوگئی تو اس نے خواب میں بہت سی عورتیں دیکھیں لیکن اس کی بیوی ان میں نہ تھی اُس نے اس عورت کے نہ آنے کے بارے میں پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ تم نے اُس کے کفن میں کوتاہی کی اس لئے وہ آنے میں شرم محسوس کرتی ہے۔ وہ شخص بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور واقعہ عرض کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ کسی معتبر آدمی کا خیال رکھنا۔ اتفاقاً ایک انصاری کی موت کا وقت آ گیا۔ اس نے انصاری سے کہا کہ میں اپنی بیوی کا کفن دینا چاہتا ہوں۔ انصاری نے کہا اگر مُردہ مُردے کو پہچان سکتا ہے تو میں پہنچادوں گا۔ چنانچہ یہ شخص دو زعفرانی رنگ کے کپڑے لایا اور انصاری کے کفن میں رکھ دیئے۔ اب رات کو خواب میں دیکھا کہ وہ عورت وہی کپڑے پہنے کھڑی ہے جو اس نے انصاری مرنے والے کے ہاتھ بھجوائے تھے۔ (شرح الصدور)

حکایت...... عائشہ بنت اہبان انصاری رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرے باپ نے وصیت کی تھی کہ ہم ان کو قمیض میں دفن نہ کریں لیکن جب ان کی وفات ہوگئی تو ہم نے ان کو قمیض میں دفن کر دیا۔ اب جو صبح کو دیکھا تو وہ قمیض کھونٹی پر لٹکی ہوئی ہے۔ طبرانی میں بھی یہ روایت موجود ہے مگر اس میں بجائے عائشہ کے عدیشہ بنت اہبان ہے۔

حکایت...... امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک شخص وفات پا گیا۔ جب کفنوں میں سے ایک کفن اس کیلئے منتخب کیا گیا تو وہ کچھ بڑھا ہوا تھا، لوگوں نے اتنی مقدار میں کاٹ دیا۔ تو اسے کسی نے خواب میں دیکھا وہ کہہ رہا تھا کہ تم نے کفن میں بخل کیا۔ لیکن میرے ربّ نے مجھے لمبا کفن دے دیا۔ یہ کہہ کر اس نے کفن واپس کر دیا۔ اب صبح کو جب دیکھا گیا تو دوسرے کفنوں میں وہ کفن بھی پایا گیا جو اس کو پہنایا گیا تھا۔ (شرح الصدور)

ابو نعیم نے مسلم جندی سے روایت کیا، وہ کہتے ہیں کہ طاؤس نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ جب تم مجھ کو دفن کرو تو تھوڑی دیر مجھ کو قبر میں دیکھنا۔ اگر اس میں نہ پاؤ تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ دینا۔ تو ان کے بیٹے نے بتایا کہ میں نے حسبِ وصیت ان کو دیکھا تو ان کو نہ پایا اور لڑکے کے چہرے پر خوشی کے آثار تھے۔ ابن ابی الدنیا نے 'قبور' میں اس کو روایت کیا۔

بیہقی نے دلائل میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لشکر تیار کیا اور اُس پر علاء بن حضرمی کو کمانڈر مقرر کیا۔ میں نے بھی اس جنگ میں شرکت کی۔ جب ہم واپس ہوئے تو ان کا انتقال ہوگیا۔ ہم نے ان کو دفن کیا جب دفن سے فارغ ہوئے تو ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ یہ زمین مُردوں کو قبول نہیں کرتی ہے پھینک دیتی ہے ایک دو میل کے فاصلہ پر دفن کر دو تو اچھا ہے۔ ہم نے ان کو نکالنا شروع کر دیا۔ اب جب لحد تک پہنچے تو وہ وہاں نہ تھے اور قبر حدِ نگاہ تک وسیع تھی اور تمام قبر نور سے منور تھی۔ ہم نے مٹی اسی طرح ڈال دی اور واپس آ گئے۔

اهل قبور کا جشن اور قبریں باغ بہار

جیسے دنیا میں کسی شخصیت کی آمد پر جشن منائے جاتے ہیں قبروں میں بھی بعض شخصیات کی وفات پر جشن منایا جاتا ہے جیسا کہ ابونعیم نے روایت کیا کہ جب کرز بن وبرہ نے وفات پائی تو ایک شخص نے دیکھا کہ مُردے قبروں پر نئے کپڑے پہنے ہوئے بیٹھے ہیں تو اس نے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ قبر والوں کو کرز کی آمد کی خوشی میں نئے کپڑے پہنائے گئے ہیں۔

قبور باغ بہار

بعض قبریں صرف مٹی کا ڈھیر نہیں بلکہ جنت کی کیاریاں ہیں۔ ابن ابی الدنیا نے کتاب الرقۃ والبکاء میں مسکین بن بکر سے روایت کیا کہ مداد عجلی کو جب قبر میں دفنانے کیلئے لے گئے تو تمام قبر پھولوں سے بھرپور تھی۔ کچھ لوگوں نے اس میں سے پھول اُٹھا لئے تو وہ ستر روز تک تر و تازہ رہے اور لوگ ان کو دیکھتے رہے۔ جب یہ معاملہ ان تک پہنچا تو اس نے لوگوں کو منتشر کر دیا اور وہ پھول اپنے قبضہ میں لے لئے۔ لیکن اس کے پاس سے وہ غائب ہو گئے اور پتا نہ چلا کہ کہاں گئے اور کیسے گئے۔

حکایت...... حافظ ابوبکر خطیب نے محمد بن مخلد سے روایت کیا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا تو میں ان کو قبر میں اُتارنے کیلئے اُترا تو میں نے دیکھا کہ پاس والی قبر سے کچھ حصہ کھل گیا ہے تو مجھ کو ایک شخص نظر آیا جو نیا کفن پہنے ہوئے تھا اور اس کے سینہ پر چنبیلی کے پھولوں کا ایک گلدستہ رکھا تھا، تو میں نے اسے اُٹھایا تو وہ بالکل تر و تازہ تھے۔ میرے ساتھ دوسرے حضرات نے بھی سونگھا پھر ہم نے اس کو وہیں رکھ دیا اور اس سوراخ کو بند کر دیا۔

حکایت...... حافظ ابوالفرج بن الجوزی نے اپنی سند سے روایت کیا کہ امام احمد کی قبر کے پاس ایک قبر کھودی تو ایک مردے کے سینے پر پھول رکھے ہوئے تھے اور وہ ہل رہے تھے۔ انہیں نے اپنی تاریخ میں راویت کی کہ بصرہ میں ایک ٹیلہ گر گیا۔ اس میں حوض کی طرح ایک جگہ تھی اس میں سات آدمی مدفون تھے ان میں سے ہر ایک کا کفن اور بدن دُرست تھا اور مشک کی خوشبو مہک رہی تھی۔ ان میں سے ایک نوجوان تھا جس کے سر پر بال تھے اور اس کے ہونٹ تر تھے گویا کہ اس نے ابھی پانی پیا ہے۔ اس کی آنکھوں میں سُرمہ لگا ہوا تھا۔ اس کی کوکھ میں تلوار کا ایک نشان تھا۔ تو بعض لوگوں نے اس کا بال لینا چاہا تو وہ بال زندہ انسان کے بال کی طرح مضبوط تھا۔

حکایت...... ابن سعد نے طبقات میں حضرت ابو سعید خدری سے روایت کیا۔ وہ فرماتے ہیں، فرمایا کہ میں حضرت سعد کی قبر کھودنے میں شریک تھا۔ جب ہم کھودتے تھے تو قبر سے مشک کی خوشبو مہکتی تھی۔

حکایت...... ابن سعد نے محمد بن شرجیل بن حسنہ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے حضرت سعد کی قبر سے ایک مٹھی مٹی لی اور قبر میں اس کو غور سے دیکھا تو قبر خوشبودار تھی۔

حکایت...... ابن ابی الدنیا نے مغیرہ بن حبیب سے روایت کیا۔ ایک شخص کو خواب میں کسی نے دیکھا۔ اس شخص کی قبر سے خوشبوئیں آتی تھیں۔ اس سے دریافت کیا گیا کہ یہ خوشبوئیں کیسی ہیں؟ اس نے کہا کہ یہ تلاوتِ قرآن اور روزوں کی خوشبوئیں ہیں۔

حکایت...... امام احمد نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا مجھے اسلام کی تعلیم دیجئے۔ اسی روایت میں ہے کہ ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ وہ اپنی سواری پر گر پڑا اور مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھکا کم اور نعمتیں زائد حاصل کیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ بھوکا مر گیا۔ بیشک میں نے اس کی دونوں بیویوں کو جنت میں دیکھا جو کہ حوریں تھیں وہ اس کے منہ میں جنت کے پھل رکھ رہی تھیں۔

حکایت...... ترمذی و حاکم نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جعفر کو جنت میں فرشتوں کے ہمراہ اُڑتے دیکھا ہے۔

حکایت...... حاکم نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آج رات میں جنت میں داخل ہوا تو دیکھا کہ جعفر فرشتوں کے ساتھ اُڑ رہے ہیں اور حمزہ ٹیک لگائے بیٹھے ہیں اور چند صحابہ کا مزید تذکرہ کیا۔

غافل مسلمان سے گذارش

فقیر نے جتنی احادیثِ مبارکہ اور واقعاتِ صحیحہ لکھے ہیں یہ صرف نمونہ ہے ورنہ اس قسم کے واقعات بیشمار ہیں۔ فقیر نے ان سے بڑھ کر اپنی کتاب 'زندوں سے ارواح کی ملاقات' اور 'اخبار القبور' میں لکھے ہیں۔ ان تمام احادیثِ مبارکہ اور واقعاتِ صحیحہ سے سورج سے زیادہ روشن بات ثابت ہوئی کہ قبروں میں رہنے والوں کا ایک مستقل جہاں بس رہا ہے جیسے دُنیا ایک جہاں ہے جیسے یہاں کے لوگوں کے مختلف حالات ہیں قبروں میں بھی ایسے ہی ہیں۔ جیسا کہ آپ نے پڑھا کہ قبروں میں کوئی قرآن پڑھ رہا ہے کوئی نماز پڑھ رہا ہے کوئی کسی عبادت میں ہے کوئی کسی عبادت میں۔ اب جبکہ کوئی غافل انسان ان قبور کا احترام نہیں کرتا تو سمجھ لے کہ جیسے دنیا میں باعزت انسان کی کوئی عزت نہ کرے یا قرآن کا احترام نہ کرے یا کسی عبادت گاہ مثلاً مسجد کی توہین کرے تو وہ شخص کتنا بڑا بد بخت سمجھا جاتا ہے یوں ہی قبور کی توہین کو سمجھئے اور یہ مسئلہ سابق دور میں کسی بھی بد مذہب کا اختلافی نہیں وہ لوگ دوسرے عقائد و مسائل میں اہلسنّت کے مخالف تھے لیکن اہل قبور کی تعظیم و تکریم کے بارے میں اہلسنّت سے متفق تھے۔ چنانچہ ابن القیم نے کتاب الروح میں درجنوں مذاہب بیان کئے ان میں اس مسئلہ میں کسی کا خلاف نقل نہیں کیا۔ اب بھی سوائے نجدیوں وہابیوں کے تمام مذاہب قبور کی تعظیم میں متفق ہیں اور ان کی توہین سب کے نزدیک برا عمل ہے اسی لئے اے مسلم برادری قبور کو مٹی کا ڈھیر سمجھ کر ان کی توہین سے بچے۔ ممکن ہے جس قبر کی تم توہین کر رہے ہو وہ صاحبِ قبر قرآن خوانی میں مصروف ہو یا کسی اور عبادت میں مشغول ہو جو تمہاری بے ادبی اسے ناگوار گزرے تو تم پر اس کی ناراضگی خدا تعالیٰ کا قہر اور غضب نہ نازل کر دے۔

نجدی وہابی اپنی سزا کے خود ذِمہ وار ہیں ان کی توہین و بے ادبی حرمین طیبین کے قبرستان جنت البقیع و جنت المعلیٰ شاہد ہیں کہ انہوں نے کیسے بلند قدر صحابہ عظام و اہل بیت کرام اور تابعین و تبع تابعین اور شہید اور صالحین اور اولیاء کاملین کی قبور کو مسمار کر کے اہانت قبور کی حد کر دی' اب اس بارے میں نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات برائے احترامِ قبور

☆ ابن ابی شیبہ نے اور حاکم نے عقبہ بن عامر سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا کہ میں انگاروں یا تلوار کی دھار پر چلنا پسند کروں گا مگر کسی مسلمان کی قبر روندنا پسند نہ کروں گا اور قبرستان میں بیٹھ کر حاجت کرنا میرے نزدیک بازار میں قضائے حاجت کرنے کے برابر ہے۔

☆ ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور میں سلیم بن عتر سے روایت کیا کہ وہ ایک قبرستان سے گزرے۔ ان کو پیشاب کی شدید حاجت تھی لوگوں نے کہا کہ یہاں قضائے حاجت کر لیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ سبحان اللہ! بخدا میں مُردوں سے ایسی ہی شرم کرتا ہوں کہ جیسی زندوں سے۔

☆ طبرانی حاکم اور ابن مندہ نے عمارہ سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ قبر سے نیچے اُترو۔ نہ تم قبر والے کو تکلیف پہنچاؤ نہ قبر والا تم کو تکلیف پہنچائے۔

☆ سعید بن منصور نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ ان سے سوال کیا گیا کہ قبر کے روندنے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا، میں جس طرح زندہ انسان کے تکلیف پہنچانے کو برا سمجھتا ہوں اسی طرح مردہ کو تکلیف دینا زندہ کو تکلیف دینے کے برابر ہے۔

☆ ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود سے روایت کیا کہ مردہ کو تکلیف دینا زندہ کو تکلیف دینے کے برابر ہے۔

☆ ابن مندہ نے قاسم بن مخیمرہ سے روایت کیا کہ میرے نزدیک یہ بہتر ہے کہ میں اپنے نیزے کی نوک پر قدم رکھوں اور وہ میرے سر سے نکل جائے لیکن میں قبر کو روندنا ہرگز پسند نہ کرونگا۔ پھر مزید فرمایا کہ ایک شخص نے ایک قبر کو روندا تو قبر سے آواز آئی کہ اے شخص! مجھ کو تکلیف نہ دے۔

ہر قبر پر دو فرشتے ہر وقت موجود

حدیث شریف میں ہے کہ ابونعیم نے ابوسعید سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب اللہ تعالیٰ مومن کی روح قبض کرلیتا ہے تو اس کے فرشتے آسمان پر چڑھ جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! تو نے ہم کو اپنے مومن بندے کے اعمال لکھنے پر مقرر فرمایا تھا۔ اب تو نے اس کی روح کو قبض کرلیا ہے۔ تو اب تو ہم کو اجازت دے کہ ہم آسمان پر اقامت کریں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر آسمان میری تسبیح وتقدیس کرنے والے فرشتوں سے پُر ہے۔ تو وہ عرض کریں گے کہ پھر زمین پر رہنے کی اجازت ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میری زمین میری تسبیح کرنے والی مخلوق سے پُر ہے، ہاں اسی بندے کی قبر پر جا کر کھڑے ہو جاؤ اور وہاں میری تسبیح تہلیل اور بڑائی بیان کرو اور قیامت تک ایسا ہی کرتے رہو اور یہ سب میرے بندے کے نامۂ اعمال میں لکھو۔ بعض روایات میں ہے کہ کافر کے فرشتوں سے کہا جاتا ہے کہ اس کی قبر پر واپس اور اس پر لعنت کرو۔ (روح البیان وشرح الصدور)

فائدہ...... کسی کو مردے سے حیاء نہیں اور اس کی تعظیم وتکریم سے اسے شرک کا خطرہ ہے تو کم از کم ان فرشتوں کا تو حیاء کرے اور ان کی تعظیم وتکریم ضروری ہے کیونکہ ملائکہ کی تعظیم وتکریم کا حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے یہاں تک کہ جنازہ آتے ہی دیکھ کر کھڑا ہو، تا کہ ملائکہ کرام کی تعظیم ہو اگر چہ یہود وغیرہ کا جنازہ ہو۔ یہاں بھی یہی حال ہے کہ کراماً کاتبین فرشتے نہ صرف مسلمانوں کی قبور پر ہوتے ہیں بلکہ وہ کافروں کی قبور پر بھی ہوتے ہیں۔

مسائل فقھیہ

یہی تعظیم وتکریم قبور ہی تو ہے کہ فقہاء کرام نے مندرجہ ذیل احکام قبور کیلئے مرتب فرمائے ہیں۔

مسئلہ...... قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پاخانہ، پیشاب کرنا حرام ہے قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا اس سے گزرنا ناجائز ہے خواہ نیا ہونا اسے معلوم ہو یا اس کا گمان ہو۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ...... اپنے کسی رشتہ دار کی قبر تک جانا چاہتا ہے مگر قبروں پر گزرنا پڑے گا تو وہاں تک جانا منع ہے دُور ہی سے فاتحہ پڑھ دے۔ قبرستان میں جوتیاں پہن کر نہ جائے۔ ایک شخص کو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جوتے پہنے دیکھا فرمایا جوتے اُتار دے نہ قبر والے کو تو ایذا دے نہ وہ تجھے۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ...... قبرستان کے قریب اس کی طرف منہ کر کے پیشاب نہ کرنا چاہیے۔

فائدہ...... ان مسائل سے اہل قبور کا اعزاز و اکرام مطلوب ہے کہ ان کا ایذاء یہی ہے کہ وہ ان امور سے اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ ان جملہ اُمور سے اہلسنّت کے مذہب کی تائید بھی ہے کہ اہل قبور اہل دنیا کے احوال کو دیکھتے، سنتے، جانتے ہیں۔ اسی لئے سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ میں دفن ہوئے تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پردہ کر کے جاتیں اور فرماتیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حیاء آتی ہے کہ وہ کہیں گے کہ دنیا میں مجھ سے پردہ کیا جاتا تھا اب مجھے مٹا ہوا سمجھا ہے کہ بے پردہ تشریف لائی ہیں۔

ایک ضروری بحث

زندوں پر لازم ہے کہ وہ اہل قبور کو معزز و مکرم سمجھ کر ان کی قبور کا احترام کریں۔ اگر خدانخواستہ کسی قبر کی توہین عمداً جیسے وہابی کرتے ہیں یا خطاً از روئے غفلت قبر کے اعزاز میں کمی بیشی ہوجاتی ہے تو اس پر پریشانی کی ضرورت نہیں اسلئے کہ بظاہر قبر کی توہین و بے توقیری تو دُور کی بات ہے خود صاحب قبر کے جسم کو انتہائی بے عزت کیا جائے تو اس کے برزخی (قبر کے ملک) کے مراتب میں کمی نہیں آئیگی اس لئے بقیع شریف میں موجودہ دور میں جس طرح نجدی حکومت کی سابقہ ذلیل حرکتوں سے قطع نظر اب بھی جتنا مردوں کو دفنانے کے بعد ذلیل و بے توقیر کرتے ہیں جسے سن کر لرزہ بر اندام ہوجاتا ہوں اس کے باوجود ہر لحہ اس آرزو میں ہوں کاش! مرنے کے بعد ہو بقیع نصیب۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اس لئے کہ قبر یا اہل قبر کی جتنی توقیر ہو اس کی اصل توقیر و مراتب میں کمی نہیں آئے گی۔

☆ ابن ابی الدنیا نے حضرت ابن عمر سے روایت کیا کہ وہ ایک قبرستان گئے تو دیکھا کہ ایک کھوپڑی ظاہر ہے تو آپ نے حکم دیا کہ اس کو چھپا دیا جائے پھر آپ نے فرمایا کہ ان ابدان کو کوئی چیز مضر نہیں۔ یہ تو ارواح ہی ہیں جن کو عذاب وثواب ہوتا ہے۔

ابن ابی شیبہ نے اور ابن ابی الدنیا نے کتاب القراء میں حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھی جب کہ حجاج نے میرے بیٹے عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو پھانسی دی تو عمر بن عبدالعزیز آئے اور تعزیت کے طور پر کہا کہ تم صبر کرو کیونکہ یہ جسم کچھ بھی نہیں۔ بیشک روحیں اللہ کے پاس ہیں۔ تو میں نے کہا کہ میں صبر کیوں نہ کروں، یحیٰی بن ذکریا کا سر ایک زانیہ کو تحفہ میں پیش کیا۔ اب اس سر مبارک کا قبہ جامع مسجد اُمیہ کے اندر قابل دید ہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کا 'سفر نامہ شام وعراق'۔ (اویسی غفرلہٗ)

☆ ابن سعد نے خالد بن معدان سے روایت کیا کہ اجنادین کے موقعہ پر جب رومی شکست خوردہ ہو کر ایسی منزل پر پہنچ گئے جہاں عبور کرنا ممکن نہ تھا تو ہشام بن عاص رضی اللہ عنہ اس جگہ پہنچ گئے اور ان سے جہاد کیا اور اس طرف سے ان کے حملے بند کر دیئے لیکن کچھ دیر بعد خود شہید ہو گئے۔ جب مسلمان اس مقام پر پہنچے جہاں ان کی لاش تھی تو مسلمانوں کو اس بات کا خطرہ ہوا کہ کہیں ان کی لاش کو گھوڑے نہ روند ڈالیں۔ تو عمرو بن عاص نے کہا کہ اللہ نے ان کو شہید کر دیا ہے اور ان کی روح کو اُٹھا لیا ہے اور اب یہ جثہ کچھ نہیں ہے اس لئے اگر اس کو گھوڑے روند ڈالیں تو کچھ حرج نہیں۔ پھر خود انہوں نے اور ان کے بعد دوسرے سپاہیوں نے ان کی لاش کو روند ڈالا اور پل کو عبور کر لیا۔

فائدہ...... ابن رجب نے کہا کہ ان آثار کا مقصد یہ نہیں کہ روح اجسام سے جدا ہونے کے بعد کبھی ان سے ملتی ہی نہیں بلکہ ان کا مقصد تو صرف یہ ہے کہ مرنے کے بعد جسم کو انسانوں یا کیڑے مکوڑوں کے تکلیف پہنچانے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ کیونکہ عذابِ قبر دُنیا کے عذاب کی طرح نہیں وہ تو اللہ کی مشیت کے مطابق اور اس کی قدرت سے مردہ کو پہنچتا رہتا ہے۔

شہدائے کربلا بالخصوص سیّد الشہداء سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ یزید کیسی ذِلت وخواری سے پیش آئے۔ تفصیل دیکھئے 'سوانح کربلا'۔

شہداء کے مراتب

چند شواہد شہداء کرام کے مرتبہ کے ملاحظہ ہوں:۔

☆ ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی شہید کا خون زمین پر گرنے کے بعد خشک ہونے نہیں پاتا کہ اس کی جنتی دونوں بیبیاں اس کا استقبال کرتی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں جنتی حُلّے ہوتے ہیں جو دُنیا اور آخرت کیلئے بہتر ہوتے ہیں۔

☆ طبرانی اور بیہقی نے 'بعث' میں بزید بن شجرہ سے روایت کیا کہ خونِ شہید کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ پھر اس کی دو بیبیاں حوریں آ کر اس کے چہرے کی مٹی صاف کرتی ہیں پھر اس کو سو حلّے جنتی گھاس سے بُنے پہنائے جاتے ہیں وہ اتنے لطیف ہوتے ہیں کہ اگر دو اُنگلیوں میں رکھے جائیں تو ان میں سما جائیں۔

☆ حاکم نے بروایتِ صحیحہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ ایک سیاہ فام شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر میں جنگ کروں حتیٰ کہ مارا جاؤں تو بتایئے کہ مجھے کیا مقام حاصل ہوگا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور کہا کہ خدا تعالیٰ نے تیرے چہرے کو منور کر دیا اور تیرے اندر خوشبو پیدا فرما دی۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا کہ میں نے اسے جنت میں دیکھا کہ اس کی بیوی (حور) اس کے اونی جبہ کے بارے میں اس سے دل لگی کر رہی تھی اور کبھی وہ اس کے جُبّہ میں چھپ جاتی تھی۔

☆ بیہقی نے بہ سند حسن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ ایک اعرابی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے شہید ہو گئے تو آپ اس کے سرہانے عالم مسرت میں بیٹھے اور مسکراہٹ فرمائی اور اس سے منہ موڑ لیا، تو آپ سے اس سلسلے میں سوال کیا گیا آپ نے فرمایا کہ خوش ہونا اس لئے تھا کہ میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا مرتبہ بلند فرمایا اور میرا منہ پھیرنا اس لئے تھا کہ اس کی بیوی حور اس کے پاس ہے۔

مدفن کہاں

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کا مدفن جنت البقیع ہے۔ ورنہ چاہئے کہ کسی ایسے قبرستان میں مدفن ہو جہاں کسی محبوبِ خدا کا مزار ہو یا کہیں کسی محبوبِ خدا کی کوئی یقینی نشانی موجود ہو۔ اس کے متعلق احادیثِ مبارکہ حاضر ہیں۔

☆ حضرت ابو ہریرہ، حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث مروی ہے کہ حضورِ پُر نور شافع یوم النشور علیہ التحیۃ والتسلیم الغفور نے ارشاد فرمایا، اپنے فوت شدگان کو نیک اور صالح لوگوں کے درمیان دفن کرو کیونکہ فوت شدہ کو برے ہمسائے سے اس طرح تکلیف ہوتی ہے جس طرح زندہ کو برے ہمسائے سے تکلیف ہوتی ہے۔ (جامع صغیر، ج ۱ ص ۱۵۔ شرح الصدور، ص ۲۴)

فائدہ...... اس حدیث شریف سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو کہتے ہیں بعدِ وصال اولیائے کرام سے کسی قسم کے نفع کی اُمید کرنا شرک ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم نورِ مجسم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی اس دار فانی سے انتقال کر جائے تو اسے کفن اچھا دو اور اس کی وصیت جلدی سے پوری کرو اور اس کی قبر گہری کھودو اور اس کو برے پڑوسی سے علیحدہ رکھو۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا نیک ہمسایہ سے آخرت میں بھی فائدہ ہے؟ آپ نے فرمایا، کیا دنیا میں فائدہ دیتا ہے؟ عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا، اسی طرح آخرت میں بھی فائدہ دیتا ہے۔

☆ ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوع حدیثِ پاک روایت ہے کہ اپنے فوت شدگان کو اچھا کفن دو، وصیت میں تاخیر کرنے سے قطع رحمی سے میت کو تکلیف نہ دو اور اس کا قرضہ بھی جلدی سے ادا کرو اور اس کو برے پڑوسی سے بچاؤ۔ (ایضاً)

فائدہ...... احادیثِ مبارکہ سے روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ جو لوگ بوقتِ انتقال وصیت کرتے ہیں کہ مجھے فلاں ولی کے آستانہ میں دفن کرنا ان کی اصل اور دلیل یہی احادیثِ مبارکہ ہیں بلکہ یہ تو جلیل القدر اور مقبول بارگاہ رسالت مآب (علیہ التحیۃ والتسلیمات) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہے۔ ان کی دعائیں اور وصیتیں بھی یہی رہیں کہ ہمارا مدفن بھی مدینہ منورہ اور پہلوئے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو اور بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تصریحات احادیث مبارکہ میں موجود ہیں جیسے سیّدنا ابو بکر صدیق، سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

☆ حضور نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس خطۂ ارض میں میرے صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا انتقال ہوگا تو روزِ محشر ان لوگوں کیلئے میرا صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قائد اور نور ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ روزِ محشر ان کی شفاعت کرے گا۔ (انسان العیون، ج۲ص۵۸)

فائدہ...... اس روایت میں صحابیٔ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار کی برکت اور اس کے پڑوس کا فائدہ واضح ہوا کہ قیامت کی تاریکیوں کیلئے روشنی کی ضرورت ہوگی تو صحابیٔ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پڑوسی روشنی سے جگمگا رہے ہوں گے۔

(ترجمہ) اگر کسی گناہ گار کی قبر پر حضور اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بال مبارک یا عصا یا کوڑا رکھ دیا جائے تو وہ مجرم وگناہ گار ان تبرکات کی برکت سے عذاب سے نجات پا جائے گا اور اگر یہی تبرکات کسی کے شہر میں ہوں اور ان کو معلوم بھی نہ ہو تو گھر اور شہر والوں پر کوئی مصیبت اور تکلیف نہیں آئے گی اور اسی طرح آبِ زم زم یا آب زمزم سے تر کفن یا بیت اللہ شریف کے غلاف کا ٹکڑا جس گھر، شہر میں ہوں یا میت کو ان تبرکات سے کفن دیا جائے تو گھر اور شہر والے اور میت ہر قسمی تکلیف اور مصیبت سے امن میں رہیں گے۔ (روح البیان، ج۳ص۲۵۹)

فائدہ...... جس قوم کو تبرکات سے شرک کا خطرہ ہے انہیں اس سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ اس موضوع پر فقیر کا رسالہ 'احسن البرکات فی التبرکات' ہے بلکہ نہ صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات میں یہ برکت ہے بلکہ آپ کے غلاموں کا بھی یہی حال ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بال مبارک کی برکت

صحابیٔ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار انور کا قرب و جوار تو درکنار اگر قبرستان میں صحابی رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک بال مبارک بھی آجائے تب بھی قبرستان والے فیض سے محروم نہیں ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بغرض سکون مقبرہ حجون میں تشریف لے گئے۔ چنانچہ کچھ وقت قیام کیا اور ریش مبارک پر کنگھی فرمائی، ایک بال مبارک زمین پر گر گیا۔ ناگاہ ایک سمت سے آواز آئی، اے لوگو! اس قبرستان میں گناہ گار مدفون ہیں مدت دراز سے سخت عذاب میں مبتلاء تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ریش مبارک کے بال کی برکت سے قیامت تک عذاب سے محفوظ رہیں گے۔

اولیائے کاملین کا پڑوس

اس بارے میں بیشمار روایات وحکایات میں نمونہ ملاحظہ ہو۔

حدیث شریف میں ہے۔ عبداللہ بن نافع مزنی سے روایت ہے کہ ایک شخص فوت ہوگیا تو اسے ایک آدمی نے خواب میں جہنم میں دیکھا تو وہ بہت رویا اور غم زدہ ہوا۔ چنانچہ پھر اسے سات یا آٹھ دن کے بعد جنت میں دیکھا تو اس سے جنتی ہونے کا سبب دریافت کیا۔ تو اس نے جواب دیا کہ ہمارے قریب ایک نیک وصالح دفن کیا گیا اور اس نے اپنے قرب وجوار والوں میں سے چالیس آدمیوں کی شفاعت کی اور میں بھی اس صالح کے قرب وجوار میں آگیا اس نے میری بھی شفاعت کی۔ (شرح الصدور،ص ۴۲)

حکایت...... اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک قبر کھل گئی اور میت نظر آنے لگی دیکھا کہ گلاب کی دو شاخیں اس کے بدن سے لپٹی ہوئی ہیں اور گلاب کے دو پھول اس کے نتھنوں میں رکھے ہوئے ہیں اس کے عزیزوں نے اس خیال سے کہ یہاں قبر پانی کے صدمہ سے کھل گئی ہے لہٰذا اس کو کسی دوسری جگہ منتقل کریں چنانچہ جب وہاں سے میت کو دوسری قبر میں منتقل کیا تو دیکھا کہ دو اژدہا اس کے بدن سے لپٹے ہوئے ہیں اور اپنے پھنوں سے اس کا منہ بھنبھوڑ رہے ہیں۔ حیران ہوئے کسی صاحبِ دل سے یہ واقعہ بیان کیا انہوں نے فرمایا وہاں بھی اژدہا تھے مگر ایک اللہ تعالیٰ کے ولی کے مزار کا قرب وجوار تھا اس کی برکت سے وہ عذاب رحمت ہوگیا وہ اژدہا درخت گل کی شکل میں تبدیل ہوگئے اور انکے پھن گلاب کے پھول بن گئے۔ اب اگر اس کی خیریت چاہتے ہو تو پہلی جگہ پر اسے دفن کردو۔ چنانچہ اس دوسری قبر سے نکال کر پہلی قبر میں دفن کیا گیا تو پھر اسی طرح گلاب کے پھول کی شاخیں اس کے بدن سے لپٹ گئیں اور پھول اس کے نتھنوں میں۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت،ص ۲۰)

حکایت...... حضرت اسماعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو برگزیدہ اولیاء کرام سے تھے ایک دفعہ آپ کا قبرستان سے گزر ہوا۔ امام محبّ الدین طبری جو اکابر محدثین سے ہیں ہم رکاب تھے۔ حضرت اسماعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان سے فرمایا، کیا آپ کا اس پر ایمان ہے کہ فوت شدگان زندوں سے کلام کرتے ہیں؟ عرض کیا ہاں۔ فرمایا اس قبر والا مجھ سے کہہ رہا ہے میں بھی اہل جنت سے ہوں۔ پھر آگے چلے اور وہاں چالیس قبریں تھیں آپ بہت دیر تک وہاں روتے رہے یہاں تک کہ دن چڑھ گیا اس کے بعد آپ ہنسے اور فرمایا تو بھی انہیں میں سے ہے۔ لوگوں نے یہ کیفیت دیکھ کر عرض کی حضور کیا راز ہے؟ فرمایا ان قبروں پر عذاب ہو رہا تھا جنہیں دیکھ کر میں روتا رہا اور بارگاہِ ربّ العزت میں انکی شفاعت کی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے انکے حق میں میری شفاعت قبول فرمائی اور ان سے عذاب اُٹھالیا۔ ایک قبر گوشے میں تھی جس کی طرف میرا خیال نہ گیا (کہ میں اس کی بھی شفاعت کروں) اس قبر سے آواز آئی، اے میرے آقا! میں بھی ان سے ہوں، میں فلاں گانے والی عورت ہوں۔ مجھے اس کے کہنے پر ہنسی آگئی اور میں نے کہا تو بھی انہیں میں سے ہے تو اس سے بھی عذاب اُٹھ گیا۔

فقہاء عظام

یہ نہ صرف ہمارا عقیدہ ہے بلکہ فقہائے احناف بھی یہی فرماتے ہیں چنانچہ اکثر فقہاء کرام نے باب الجنازہ میں تصریح فرمائی ہے کہ میت کو نیک اور صالحین کے مزارات کے قریب دفن کرنا افضل ہے چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ ایسے قبرستان میں دفن کرنا افضل ہے جہاں نیک اور صالحین کے مزارات ہوں۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج ۱ ص ۱۴۴۔ جوہرہ شرح قدوری، ص ۱۴۱)

آخری گزارش

یہ تمام بحث عام قبور کیلئے ہے جس کے ضمن میں محبوبانِ خدا کے مزارات کا اعزاز و اکرام اس سے بڑھ کر ہے اسی لئے اہلسنّت محبوبان خدا انبیاء اولیاء کے قبہ جات کیلئے بڑھ چڑھ کر اعزاز و اکرام کا اہتمام کرتے ہیں ان کیلئے دلائل فقیر کی تصنیف 'قبہ جات بر مزارات' کا مطالعہ کیجئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کریم عوام اہل قبور کے علاوہ محبوبانِ خدا کے مزارات کے
اعزاز و اکرام میں زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

هذا آخر مارقمہ قلم الفقیر القادری ابوالصالح
محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ
۷ شعبان ۱۴۲۱ھ شب ہفتہ قبل العشاء